

## 34550 - نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے شادی کیسے کی

### سوال

میرے بہت سے دوستو احباب نے دوسری جنس سے زنا کے بارہ مجھ سے سوال کیا تو میں نے انہیں جواب دیا کہ اسلام میں زنا حرام ہے ، تو وہ کہنے لگے کہ خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کرتی اور ان سے شادی کی تھی ، میں نے بہت سی کتب پڑھیں اور انٹرنیٹ پروپ سائٹ بھی دیکھیں لیکن مجھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی شادی کے طریقہ نہیں مل سکا ۔

اس شادی کے بارہ میں مجھے اتنا ہی علم ہے کہ خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اپنی کسی لونڈی کو خط دے کر بھیجا جو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوطالب کے قریب تھی کہ وہ شادی کرنا چاہتی ہیں تو اس طرح شادی ہوئی ، مجھے

تو اب میں یہ جاننا چاہتا ہوں کہ کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے شادی سے قبل نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ملاقات کی تھی ( کیا ان کے درمیان جماع ہوا تھا ) ؟

### پسندیدہ جواب

الحمد لله.

سیرۃ النبویہ کی روایات اس طرف اشارہ کرتی ہیں کہ خدیجہ بنت خویلد بہت ہی ذہین و فطین اور مالدار عورت تھیں ، جن کے کئی ایک تجارتی کام بھی تھے ، ان کی قوم کے لوگ ان سے شادی کے بھی خواہش مند تھے ، لیکن وہ تجارت خود نہیں کرتی تھیں بلکہ وہ لوگوں کو ملازم رکھتی جو کہ اس کے تجارتی کام چلاتے تھے ۔

جب خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو صادق اور امین صلی اللہ علیہ وسلم کی خبر ملی اور ان کے صدق و امانت کا بھی پتہ چلا تو وہ اس کی رغبت کرنے لگیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ان کے تجارتی امور چلائیں ، لہذا ان کی طرف اس کا پیغام بھیجا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے موافقت کر لی ۔

اس طرح نبی صلی اللہ علیہ وسلم خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا مال تجارت لے کے میدان تجارت میں گئے اور اس تجارتی سفر میں خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا غلام میسرہ بھی ساتھ تھا ، میسرہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ نشانیاں دیکھی جو اس سفر میں پیش آئیں تو وہ مبہوت ہو کر رہ گیا واپسی پر اس نے جو کچھ بھی دیکھا وہ سب کچھ اپنی مالکہ خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بتایا ۔

ان نشانیوں میں ایک یہ بھی تھی کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم شام کے شہر بصری پہنچے تو ایک درخت کے سائے میں پڑاؤ کیا تو میسرہ کو ایک راہب کہنے لگا اس درخت کے نیچے آج تک نبی کے علاوہ کسی اور نے پڑاؤ نہیں کیا ، اور میسرہ یہ بھی دیکھتا رہا کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کوسورج کی گرمی نے ستایا دوفرشتوں نے سایہ کیا ۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس تجارتی سفر سے واپس لوٹے اور خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو پہلے سے بھی کئی گنا زیادہ نفع ہوا تو خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی شخصیت سے بہت زیادہ تعجب کیا اور ان سے شادی کرنے کی رغبت کرنے لگیں ۔

لہذا انہوں نے اپنی سہیلی نفیسه بنت منیہ کوشادی کا پیغام دے کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھیجا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم میں رضامندی ظاہر کر دی ، صحیح روایات کے مطابق اس شادی کے ولی خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے والد خویلد تھے اس کا ذکر اصحاب سیر نے بھی کیا ہے ۔

تو اس طرح یہ شادی ہوئی اور یہ بھی اوپر بیان ہو چکا ہے کہ شادی سے قبل نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے کوئی ایسے تعلقات نہیں تھے جو کہ حیا کے پردہ کوتارتار کرنے والے ہوں ۔

تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق فاضلہ اور حسن سیرت کو پرچیز سے قبل اللہ تعالیٰ نے محفوظ رکھا اور ہر اس چیز سے دور رکھا جو رسالت و نبوت کو مخدوش کرے اور حیا اور مروءت کے منافی ہو ۔

اور اگر یہ کچھ حاصل ہوتا ۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس سے بہت ہی دور ہیں ۔ تو کفار قریش کی بھی اس پر خاموشی اختیار نہ کرتے اور اس طرح ان کے ہاتھ بہت ہی بڑا عیب لگتا جسے وہ دین اسلام کے رد کا ذریعہ بناتے ، اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی شہرت کو مخدوش کرتے ، لیکن اس میں سے کچھ بھی نہیں تھا ، بلکہ وہ تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو نبوت سے قبل صادق اور امین کا لقب دیتے تھے اور کبھی بھی انہوں نے ان کی عفت و عصمت میں قدغن نہیں لگائی ۔

یہ اور اے بھائی اسی طرح یہ بھی آپ کے علم میں ہونا چاہیئے کہ سب کے سب انبیاء و رسول صلی اللہ علیہ السلام اکمل البشر اور ان میں سے سب سے افضل ہیں ، اس لیے اللہ تعالیٰ اپنی رسالت کے لیے اہلیت رکھنے والے کو ہی اختیار کرتے ہیں اسی کے بارہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے :

اس موقع کو تو اللہ تعالیٰ ہی خوب جانتا ہے کہ وہ اپنی رسالت کہاں رکھے الانعام ( 124 )

حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ تعالیٰ اس کی تفسیر میں کہتے ہیں :

یعنی اللہ تعالیٰ ہی خوب علم رکھتا ہے کہ وہ اپنی رسالت کہاں رکھے اور اس کی مخلوق میں سے رسالت کا اہل کون

ہے ، جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے

اور وہ کہنے لگے یہ قرآن ان دونوں بستیوں میں سے کسی بڑے آدمی پر کیوں نہیں نازل کیا گیا ، کیا آپ کے رب کی رحمت کو یہ تقسیم کرتے ہیں ؟ الزخرف ( 31-32 ) -

یعنی وہ یہ چاہتے تھے کہ جو شخص ان کی آنکھوں میں بڑا عظیم و جلیل ہواس پر اس کا نزول ہونا چاہئے ان دو بستیوں میں یعنی مکہ اور طائف ، اور وہ اللہ تعالیٰ انہیں ذلیل کرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو حسد و بغض اور عناد و استکبار کی بنا پر حقیر جانتے تھے جیسا کہ اللہ رب العزت نے ان کے بارہ میں خبر دیتے ہوئے فرمایا ہے :

اور یہ منکرین جب بھی آپ کو دیکھتے ہیں تو آپ کا مذاق ہی اڑاتے ہیں کہ کیا یہی وہ ہے جو تمہارے معبودوں کا ذکر براء سے کرتا ہے اور وہ خود تو رحمن کی یاد کے بالکل ہی منکر ہیں الانبیاء ( 36 ) -

اور اللہ تبارک و تعالیٰ کا فرمان ہے :

اور واقعی آپ سے پہلے جو پیغمبر ہوئے ہیں ان کے ساتھ بھی استہزاء کیا گیا ہے ، پھر جن لوگوں نے ان سے مذاق کیا تھا ان کو اس عذاب نے آگھیرا جس کا وہ تمسخر اڑاتے تھے الانعام ( 10 ) -

اور اس کے ساتھ ساتھ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے فضل مرتبہ اور شرف و نسب اور ان کے گہراوران کے تربیت یافتہ اور ان کی پرورش کی پاکیزگی اور طہارت کے معترف تھے اللہ تعالیٰ اور فرشتے اور مومنوں کی ان پر رحمتیں اور دعائیں ہوں -

حتی کہ قریش نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو قبل از نبوت اور وحی صادق اور امین کے لقب سے پکارتے تھے ، اس کا اعتراف رئیس الکفار ( ابوسفیان جو کہ اس وقت مسلمان نہیں ہوئے تھے ) نے بھی رومی بادشاہ ہرقل کے سامنے کیا جب اس نے اس سے سوال کیا کہ اس کا تمہارے اندر نسب کیسا ہے ؟ ابوسفیان کہنے لگا وہ ہم میں حسب و نسب والا ہے

اس نے پھر سوال کیا کیا تم اسے اس کے دعویٰ نبوت سے قبل جھوٹا کہتے تھے ؟ اس نے جواب نہیں میں دیا -

وہ لمبی حدیث جس میں رومی بادشاہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی صدق نبوت اور صفات کی پاکیزگی و طہارت اور جو کجھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم لائے ہیں کے صحیح ہونے پر استدلال کیا ہے - اھ

علماء کرام نے اس کا بھی ذکر کیا ہے کہ سب انبیاء و رسل کبائراور ہراس گناہ سے معصوم ہیں جو فاعل کی عزت میں کمی کا باعث بنتا ہو -

ابن العربی کا قول ہے کہ :

یہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں جنہوں نے کبھی بھی اپنے رب کی نافرمانی نہیں کی نہ تو زمانہ جاہلیت میں اور نہ ہی اس کے بعد یہ اللہ تعالیٰ کا نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر کرم و فضل اور عظمت ہے کہ انبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک بلند وقوی مرتبہ عطا فرمایا --- اور ہر وقت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اسباب کریمہ اور وسائل سلیمہ ہر جانب سے گھیرے ہوئے ہیں - اھ

اور امام نووی رحمہ اللہ تعالیٰ کا کہنا ہے :

آپ کے علم میں ہونا چاہیے کہ علماء کرام انبیاء علیہم السلام سے معصیت کے جواز پر اختلاف رکھتے ہیں ، اور قاضی رحمہ اللہ تعالیٰ نے مقاصد مسئلہ کی تلخیص کرتے ہوئے کہا ہے :

معاصی کے بارہ میں کوئی اختلاف نہیں کہ سب انبیاء ہر قسم کے کبائر سے معصوم ہیں ---

اور اسی طرح ہر اس صغیرہ گناہ سے سے بھی معصوم ہونے میں کوئی اختلاف نہیں کہ جس کے کرنے سے منزلت و مرتبہ میں کمی اور مرؤت میں گراؤٹ پیدا ہو جائے -

اختلاف تو اس کے علاوہ باقی صغائر میں ہے ، تو سلف اور بعد میں آنے والوں میں سے اکثر فقہاء و محدثین اور متکلمین اس کے جواز قائل ہیں اس میں ان کے پاس قرآن مجید کی ظاہری آیات اور احادیث کا ظاہر ہے -

ہمارے آئمہ میں سے فقہاء کی ایک جماعت کے اہل تحقیق اور نظر کا یہ کہنا ہے کہ جس طرح انبیاء کبائر سے معصوم ہیں وہ اسی طرح صغیرہ گناہ سے بھی معصوم ہیں ، نبوت منصب اس طرح کے وقوعات اور اللہ تعالیٰ کی مخالفت سے بہت دور ہے -

اس گروہ نے اس مسئلہ میں واردہ آیات و احادیث پر کلام کی اور ان کی تاویل کرتے ہیں ، جو کچھ ان کے بارہ میں ذکر کیا گیا ہے وہ یا تو ایسے مسائل تھے جن میں انہوں نے تاویل کی یا پھر سہوا ہوا اور یا پھر اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان پر شفقت کرتے ہوئے اجازت دی گئی کہ اس میں ان کا مواخذہ نہیں ہوگا اور یا پھر کچھ اشیاء ایسی ہیں جو قبل از نبوت کی ہیں ، اور یہی قول اور مذہب حق معلوم ہوتا ہے --- قاضی عیاض رحمہ اللہ تعالیٰ کی کلام کا آخری حصہ یہی ہے ، واللہ تعالیٰ اعلم - اھ

منصب نبوت کی عظمت کی بنا پر علماء کرام کا کہنا ہے کہ جس نے بھی انبیاء پر بہتان لگایا وہ کافر اور واجب القتل ہے -

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ تعالیٰ کا کہنا ہے :

علماء کرام اس پر متفق ہیں کہ جس نے بھی کسی بھی نبی علیہ السلام پر سب و شتم اور ان کی توہین کی وہ واجب القتل ہے ۔ ا ہ دیکھیں مجموع الفتاوی ( 123 / 35 ) ۔

اور پھر زنا کی تہمت تو سب سے بڑھی توہین اور سب و شتم ہے ، اسی سلسلے میں سوال نمبر ( 22809 ) کا بھی مراجعہ کریں ۔

اور ابن قدامہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے مغنی میں ذکر کیا ہے کہ :

بلا شبہ جس نے بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ پر تہمت لگائی اگرچہ وہ توبہ بھی کر لے ، مسلمان ہو یا کافر اسے قتل کر دیا جائے گا ، ہاں یہ بات تو ہے کہ اگر وہ توبہ کرتا ہے تو اس کی توبہ اللہ تعالیٰ کے ہاں قابل قبول ہے لیکن اس کی توبہ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حق کی بنا پر قتل ساقط نہیں ہوگا ۔

دیکھیں المغنی لابن قدامہ ( 405 / 12 ) ۔

پھر ابن قدامہ رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں :

اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر قذف و تہمت لگانے والے کا حکم بھی اسی حکم کی طرح ہے جس طرح نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ پر قذف لگانے والے کا تھا اور اسے قتل اس لیے کیا جائے گا اس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر قذف اور تہمت لگائی ہے جو کہ ان کے نسب میں قدح و جرح ہے ۔ ا ہ

واللہ تعالیٰ اعلم ۔ مزید تفصیل کے لیے دیکھیں :

زاد المعاد ( 77 / 1 ) السیرة النبویة تالیف ڈاکٹر اکرم ضیاء العمری ( 1 / 112 - 114 ) السیرة النبویة تالیف مہدی رزق اللہ ( ص 132 ) افعال الرسول صلی اللہ علیہ وسلم تالیف ڈاکٹر محمد سلیمان الاشقر ( 1 / 139 - 165 ) احکام القرآن الکریم ( 3 / 576 ) ۔

واللہ اعلم ۔